بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۳ پیسے

جلد ۵۲/۱۸	۲۷ احسان ۱۳۴۳ ہش ۔ ۱۵ صفر ۱۳۸۴ھ ۔ ۲۷ جون ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۴۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں

آپ کی سچی اتباع کے ثمرات ہر وقت پائے جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ قرآن شریف کے اعجاز کا ثبوت اس وقت بھی دے رہا ہے

(۱) "اگر اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس قدر تعریف کر کے بھی جو قرآن شریف میں کی گئی ہے اور آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرا کر بھی پھر کسی اور کو آپ کے بعد نبوت کے تخت پر بٹھا دیتا تو آپ کی کس قدر کسرِ شان ہوتی اور اس سے نعوذ باللہ یہ ثابت ہوتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی بہت ہی کمزور ہے کہ آپ سے ایک شخص بھی ایسا تیار نہ ہو سکا جو آپ کی امت کی اصلاح کر سکتا۔ اس سے نہ صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان ہوتی بلکہ یہ امر۔۔۔ منافی غیرت بھی ہوتا۔" (الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء)

(۲) "سب سے اول اس نے یہ فضل کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسلام ایسا مکمل دین دیکر بھیجا اور آپ کو خاتم النبیین ٹھہرایا اور قرآن شریف ایسی کامل اور خاتم الکتب کتاب عطا فرمائی اور اب قیامت تک نہ کوئی کتاب اور نہ کوئی نیا نبی شریعت لے کر آئے گا۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء)

(۳) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔" (چشمہ معرفت ص۸۲)

(۴) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کے آثار اور ثمرات ہر وقت پائے جاتے ہیں۔ اس وقت بھی وہ خدا جو ہمیشہ سے ناطق خدا ہے اپنا لذیذ کلام دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے اور قرآن شریف کے اعجاز کا ثبوت اس وقت بھی دے رہا ہے۔" (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء)

(۵) "جو شخص سچے دل سے اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پاک کتاب پر عمل کرتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو لا انتہا برکات سے حصہ دیتا ہے۔ ایسی برکات اسے دی جاتی ہیں جو اس دنیا کی نعمتوں سے وہ بہت ہی بڑھ کر ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک عفو گناہ بھی ہے کہ جب وہ رجوع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

(۶) "اللہ تعالےٰ کے ہاں کسی بات کی کمی نہیں ہے اور کوئی شخص بھی جو مجاہدہ کرے اور اس راہ پر جو اس نے بتائی ہے چلے محروم نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ جو کچھ ملے گا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت اور اتباع پر ملے گا۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ جون بوقت ½ ۷ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

(آمین اللّٰھم آمین)

مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب کی علالت اور درخواست دعا

مبلغ غانا مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب بعارضہ ذیابطیس بیمار ہیں۔ آپ پر دہاں دس دن کے اندر اندر دو بار بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ پہلے دل پر دباؤ محسوس ہوا اور پھر سر کے پچھلے حصہ میں سخت دباؤ ہو گیا۔ کماسی سے یہ اطلاع موصول ہونے تک مکرم مولوی صاحب موصوف ہسپتال میں ہی داخل تھے۔ احباب کرام آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری بخیریت ہمبرگ پہنچ گئے

ہمبرگ (بذریعہ تار) مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری پاکستان سے بخیریت ہمبرگ پہونچ گئے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم مولوی صاحب کو خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے اور انکی تبلیغی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

تعلیم القرآن کلاس کے متعلق ضروری اعلان

تعلیم القرآن کلاس کے اجراء کے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے جو اعلان ہو رہا ہے اس کے سلسلے میں احباب نوٹ فرمائیں کہ علاوہ فاضل یا گریجوایٹ اصحاب کے اگر کم تعلیم والے دوست بھی شامل ہونا چاہیں تو وہ بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ (تفصیلی اعلان اندر ملاحظہ ہو)۔ ناظر اصلاح و ارشاد

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ جون ۶۲ء

الٰہی جماعتوں پر ابتلا رحمت کا درجہ رکھتے ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو قدر اس سلسلہ میں داخل ہونے کی اس وقت ہے وہ بعد ازاں نہ ہوگی۔ مہاجرین وغیرہ کی نسبت قرآن کریم میں کیسے کیسے الفاظ آئے ہیں جیسے رضی اللہ عنہم۔ لیکن جو لوگ فتح کے بعد داخل ہوئے کیا ان کو بھی یہ کہا گیا؟ ہرگز نہیں۔ ان کا نام ناس رکھا گیا۔ اور لوگوں سے بڑھ کر کوئی خطاب ان کو نہ ملا۔ خدا کے نزدیک عزتوں اور خطابوں کے یہی وقت ہوتے ہیں کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہونے سے برادری، رشتہ دار وغیرہ سب دشمنِ جان ہو جاتے ہیں خدا تعالیٰ شرک کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کچھ حصہ اس کا ہو اور کچھ غیر کا بلکہ ایک جگہ فرماتا ہے کہ اگر تم کچھ مجھ کو دینا چاہتے ہو اور کچھ بتوں کو تو سب کا سب بتوں کو دے دو"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۷)

ان الفاظ سے واضح ہو جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا آج کیا معنی رکھتا ہے۔

یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صحابہ کرام السابقون الاولون کی مثال دے کر بتایا ہے کہ موجودہ زمانہ احمدیوں کے لئے بھی وہی زمانہ ہے جو صحابہ کرامؓ کا تھا جو فتح مکہ سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ جنہوں نے محض اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے تمام رشتہ داریاں اور برادریاں چھوڑ دی تھیں باوجودیکہ انہیں اپنے رشتہ داروں بلکہ اغیار کے ہاتھوں سخت اذیتیں برداشت کرنی پڑی تھیں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غارِ حرا میں پہلی دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ملا۔ آپ اس پیغام کے بوجھ سے بتقاضائے بشریت خود خائف تھے مگر جب آپ نے اپنی پیاری بیوی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا اور اپنے خدشات ظاہر کئے تو وہ سب سے پہلی مومنہ بجائے اس کے کہ آپ سے بدظن ہو جاتی فوراً بول اٹھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا آپ کوئی تشویش محسوس نہ کریں۔ بھلا ایک شخص جو اتنا نیک ہے کہ وہ صلہ رحمی تک ادا کرنے میں سب سے اول ہو پھر جس میں یہ اخلاق ہوں اللہ تعالیٰ اس کو کس طرح ضائع کر سکتا ہے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کی ذرا پرواہ نہ کی کہ اس کے رشتہ دار جو پرلے درجہ کے بت پرست تھے کیا کہیں گے وہ ایک امیر خاتون تھیں اور ان کی رشتہ داری کا سلسلہ کافی طویل تھا مگر آپ نے کسی کی کچھ پرواہ نہ کی اور سب سے پہلے آپ پر ایمان لے آئی۔ وہ جانتی تھیں کہ اس کے کیا معنی ہیں ساری قوم آپ کی دشمن بن جائے گی۔

اسی طرح سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے۔ آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پرانے دوست تھے۔ جب آپ ایک سفر سے واپس آئے تو آپ کو کفار میں سے کسی نے بتایا کہ تمہارے دوست محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ آپ فوراً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حقیقت دریافت کی۔ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فوراً کہا کہ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوئی معمولی انسان نہیں تھے۔ آپ ایک کامیاب تاجر تھے اور متمول انسان تھے۔ آپ کی رشتہ داریاں بھی وسیع تھیں۔ قوم میں آپ کا خاص مقام تھا۔ آپ کو اچھی طرح معلوم تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے کیا معنی ہیں وسیع رشتہ داری اور برادری سے تعلق منقطع ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ اس وقت تک آپکی قوم سب کی سب بت پرست تھی لیکن آپ نے ایمان کے مقابلہ میں ان تمام نقصانات کو جو ایمان لانے کی وجہ سے لازمی تھے بخوشی خاطر منظور کیا۔ اور دنیا کے علائق کو خیرباد کہہ دیا آپ نے کچھ پرواہ نہ کی کہ اس کا اثر آپ کی تجارت پر آپ کے معاشرہ پر اور آپ کے رشتہ داری کے تعلقات پر پڑے گا۔ آپ نے ایمان کی بازی میں اپنا سب کچھ لگا دیا۔

اسی طرح اب ایک غلام حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال دیکھئے۔ آپ ایک سخت گیر اور ظالم آقا کے غلام تھے۔ اس طرح اس زمانہ کے اخلاق اور قانون کے مطابق آپ اپنے آقا سے بھاگ نہیں سکتے تھے۔ تاہم جب آپ ایمان لائے تو گویا مصیبتوں کا پہاڑ آپ پر ٹوٹ پڑا۔ آپ کے ناہنجار آقا نے ہی نہیں بلکہ آقا کے دوستوں بلکہ تمام قریش نے آپ کو طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ ایسی اذیتیں کہ جن کو سن کر اب بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ کے گلوئے مبارک میں رسی ڈال کر کفار لڑکے آپ کو گلیوں میں گھسیٹتے تھے۔ آپ کا ظالم آقا تپتی ہوئی صحرائی ریت پر لٹا کر سینہ مبارک پر پتھر رکھ دیتا۔ آپ کا جسم جھلس رہا ہوتا مگر زبان سے "احد احد" کی پکار فضا کو چیرتی ہوئی آسمانوں میں پہنچتی رہتی الغرض ایک جنتی غلام کے پاس جو کچھ تھا اس نے وہ سب کچھ "احد احد" پر نثار کر دیا۔

اس طرح سینکڑوں ہزاروں مسلمان تھے جنہوں نے کفار کے ہاتھوں سخت اذیتیں اٹھائیں۔ مال و متاع لٹایا۔ جانیں نذر کیں۔ رشتہ داریاں چھوڑیں۔ برادریوں کی مخالفت مول لی۔ سینہ پر خنجر کھائے۔ غلام خواتین تک نے جب ایمان کی جنس خریدی تو اپنا سب کچھ نچھاور کر دیا۔ ظالموں نے ان کی بے حرمتی تک سے گریز نہ کیا۔ اور نازک جگہوں میں نیزے مارے۔ انہوں نے سب کچھ برداشت کیا مگر ایمان پر آنچ نہ آنے دی۔ الغرض بعثت کے دس مکی سال مسلمانوں کے لئے گویا قیامت کے سال تھے۔ کون ظلم و ستم ہے جو مسلمانوں پر نہیں ہوا۔ مگر انہوں نے نہایت صبر اور ہمت سے اس کو برداشت کیا۔

ایسا ہونا ضروری تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب اللہ تعالیٰ کسی آسمانی سلسلہ کو قائم کرتا ہے تو ابتلا اس کی جزو ہوتے ہیں جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے ضروری ہوتا ہے کہ اس پر کوئی نہ کوئی ابتلا آوے تاکہ اللہ تعالیٰ سچے اور مستقل مزاجوں میں امتیاز کر دے اور صبر کرنے والوں کے مدارج میں ترقی ہو۔ ابتلا کا آنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا کہنے پر ہی چھوڑ دئے جاویں کہ ہم ایمان لائے اور ان پر کوئی ابتلا نہ آوے ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ وہ غداروں اور کچوں کو الگ کر دے۔ پس ایمان کے بعد ضروری ہے کہ انسان دکھ اٹھاوے بغیر اس کے ایمان کا کچھ مزا ہی نہیں ملتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو کیا کیا مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے کیا کیا دکھ اٹھائے۔ آخر انکے صبر پر اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے بڑے مدارج اور مراتب عالیہ عطا کئے۔ انسان جلد بازی کرتا ہے اور ابتلا آتا ہے تو اسکو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ دنیا ہی رہتی ہے اور نہ دین ہی رہتا ہے مگر جو صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ان پر انعام و اکرام کرتا ہے اس لئے کسی ابتلا پر گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ابتلا مومن کو اللہ تعالیٰ کے اور بھی قریب کر دیتا ہے اور اس کی وفاداری کو مستحکم بناتا ہے لیکن کچے اور غدار کو الگ کر دیتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۹۹)

۲۔ "مشکلات سے مت ڈرو۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کے لئے تیار ہو تا خدا تعالیٰ تمہارے مصائب کو دور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو۔

مومن وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے۔ جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے۔ تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ اب چاہیئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے خدا تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ جو صادق نہیں وہ آج نہیں کل چلا جائے گا۔ اور اس سلسلہ سے الگ ہو رہے گا مگر صادق کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔" (ایضاً صفحہ ۱۰۱)

۳۔ "ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک وہ بزدلی کو نہ چھوڑے گی اور استقلال اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک راہ میں ہر مصیبت و مشکل کے اٹھانے کے لئے تیار نہ رہے گی وہ صالحین میں داخل نہیں ہو سکتی تم نے اس وقت خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تم دکھ دئے جاؤ۔ تم کو ستایا جاتا ہے۔ گالیاں سننی پڑتی ہیں۔ قوم اور برادری سے خارج کرنے کی دھمکیاں ملتی ہیں۔ جو جو تکالیف منی لفوں کے خیال میں آ سکتی ہیں اس کے دینے کا وہ موقع ہاتھ سے نہیں دیتے لیکن اگر تم نے ان تکالیف اور مشکلات اور ان موذیوں کو خدا نہیں بنایا بلکہ اللہ تعالیٰ کو خدا مانا ہے تو ان تکالیف کو برداشت کرنے پر آمادہ رہو۔ اور ہر ابتلا اور امتحان میں پورے اترنے کے لئے کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق اور مدد چاہو۔ تو میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ تم صالحین میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ جیسی عظیم الشان نعمت کو پاؤ گے اور ان تمام مشکلات پر فتح پا کر دارالامان میں داخل ہو جاؤ گے۔

صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ سنگاپور کی طرف سے بلجیئم کے بادشاہ کو تبلیغِ اسلام

قرآن کریم انگریزی ۔ لائف آف محمدؐ اور دیگر اسلامی لٹریچر کی پیشکش

سپاسنامہ میں قبولِ اسلام کی دعوت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ سنگاپور

گزشتہ ایام میں شاہ باڈوردئن Baudouin I آف بلجیئم سنگاپور تشریف لائے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ سنگاپور کی طرف سے اللہ تعالےٰ کی مقدس اور افضل ترین کتاب قرآن کریم انگریزی اور لائف آف محمد صلے اللہ علیہ وسلم جیسے مایہ ناز روحانی تحائف ایک مزین پھولدار بکس میں رکھ کر انہیں پیش کئے گئے۔

اس کے علاوہ ایک ٹائپ شدہ خوش آمدید ایڈریس بھی ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جس میں خوش آمدید کہنے کے علاوہ انہیں مذہب اسلام کا سنجیدگی سے مطالعہ اور تحقیق کرنے کی دعوت بھی دی۔ شاہ بلجیئم نے وہ مقدس تحائف اور ایڈریس جذبات تشکر و امتنان کے ساتھ قبول فرمائے اور بعد میں کونسل جنرل بلجیئم مقیم سنگاپور کی وساطت سے تحریری طور پر بھی نہ صرف شکریہ ادا کیا بلکہ قرآن کریم کے مطالعہ کا وعدہ بھی فرمایا۔ پیشکردہ ایڈریس کا ترجمہ افادۂ عام کے لئے ذیل میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

سپاسنامہ کا ترجمہ

بادشاہ سلامت! اللہ تعالےٰ آپ پر اور آپ کی رفیقۂ حیات ملکہ "فابولیا" پر رحم فرمائے اور اپنی ابدی ہدایت اور راہ نمائی سے نوازے۔ آمین

ملیشیا میں آپ کے دورے کی مبارک تقریب پر ممبران جماعت احمدیہ سنگاپور کی طرف سے آپ کی خدمت میں خوش آمدید اور ہدیہ تہنیت پیش ہے۔ خدا کرے عالی جاہ کا یہ دورہ ملیشیا اور بلجیئم دونوں حکومتوں اور رعایا کے باہمی خیر سگالی تعلقات کی مضبوطی اور بہتری کا موجب ہو۔

اپنے جذبات تہنیت و محبت کے عملی اظہار و ثبوت کے طور پر ہم آپ کی خدمت میں عالمگیر مذہب اسلام کی مقدس کتاب کا انگریزی ترجمہ معہ عربی متن اور سیرت سیدنا و مولانا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تحفۃً پیش کرتے ہیں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ آپ نہ صرف یہ متبرک تحائف بخوشی قبول فرمائیں گے بلکہ وقتاً فوقتاً ان کا دلچسپی سے مطالعہ بھی فرماتے رہیں گے۔

جماعت احمدیہ کا مقصد

عالی جاہ! جماعت احمدیہ جس کا خاکسار اس ملک میں نمائندہ ہے کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے قادیان ہندوستان میں قائم فرمائی تھی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے دعوےٰ فرمایا کہ جس مسیح موعود اور مہدی اور عالمگیر روحانی راہنما کی آخری زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے آمد کی بائیبل اور کتب اسلامیہ اور دیگر مذاہب کی کتب میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں وہ میں ہوں اور اللہ تعالےٰ نے مجھے دنیا کے لوگوں پر مذہب اسلام کی سچائی روشن کرنے اور ان کو اسلام کی طرف ایک عالمگیر دعوت دینے اور دنیا کی تمام اقوام کو ایک واحد اسلامی برادری میں متحد کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اس لحاظ سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت احمدیہ ایک خالص تبلیغی اور مذہبی جماعت ہے جو دنیا کے تمام ممالک میں تبلیغی طور پر اسلام کی نمائندگی کرتی اور حقیقی اسلام اقوام عالم کے سامنے پیش کرتی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے قرآن کریم کے مخفی روحانی خزائن اور اسلام کے روشن اصولوں اور تعلیم کو ایسے عام فہم اور علمی لحاظ سے ایسے معقول پیرائے میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے کہ ماڈرن سائنس اور دنیوی علوم کی ترقی متغیر حالات کے باوجود اسلام کا عالمگیر اور سچا مذہب ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ اور مذہب اور سائنس یا جدید تحقیقات علمیہ میں کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کی کتب اور دیگر احمدیہ لٹریچر کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد آج کل یورپ کے کئی عیسائی محققین اور ماہرین علوم شرقیہ بھی یہ اعتراف کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیم کی خوبیاں جس خوش اسلوبی اور معقول طریق سے جماعت احمدیہ آج دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ وہ واقعی عہد حاضرہ کے لئے اپنے اندر زیادہ کشش اور جاذبیت کا پہلو لئے ہوئے ہے۔

مخلصانہ اپیل

اندریں حالات ہم ممبران جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے اسلام کی سچی اور متبرک کتاب قرآن کریم سے زیادہ اہم اور قیمتی تحفہ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ یہ ایک ایسا بیش بہا لاثانی اور یگانہ تحفہ ہے جو کہ خود زمین و آسمان کے مالک خدا نے اپنی پیاری مخلوق کی راہ نمائی اور ہدایت کے لئے آسمان سے دنیا میں بھیج رکھا ہے۔ لہذا ہم عالی جاہ کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ ضرور ہمارے اس تحفے کو شروع سے آخیر تک گہری نظر سے پڑھیں اس کا مطالعہ نہ صرف اسلام کے متعلق آپ کے علم کی زیادتی کا موجب ہوگا۔ بلکہ آپ اسے پڑھنے سے اپنے اندر ایک روحانی تغیر اور جذبہ محسوس کریں گے۔ اور یہ کتاب خدائی رحمتوں اور برکتوں سے آپ کے نوازے جانے کا موجب ثابت ہوگی۔ اور آپ پر انشاء اللہ تعالےٰ یہ واضح ہو جائے گا کہ اسلام ایک نہایت ہی سچا اور عالمگیر طور پر قابلِ قبول قابلِ عمل اور بلند مرتبہ مذہب ہے پس یہ خاکسار آج آپ کی سنگاپور میں آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کو اسلام قبول کرنے کی خاص دعوت دیتا ہے۔

عالی جاہ! آپ شاید یقین کریں یا نہ کریں مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ آج اگر کوئی انسان خواہ غریب ہو یا امیر بادشاہ ہو یا رعیت کا ایک فرد اللہ تعالےٰ کا محبوب بننا اور اس کی خاص برکات اور قرب اور اس سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مذہب اسلام قبول کرے اور حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور کامل پیروی اختیار کرے۔ اور آپ کی مقدس زندگی کو اپنے لئے نمونہ اور مشعل راہ بنائے۔

خدا کے اس محبوب ترین پیارے اور برگزیدہ رسول سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیم اور مذہب کو عرصہ تک یورپین سکالرز اور علماء نے جرچ بہت بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے۔ اور اس کے متعلق غلط اور نہایت متعصبانہ خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں جتنے بھی نبی پیغمبر راہ نما مصلح اور ہادی و منجی خلق خدا کی راہ نمائی کے لئے آئے ہیں۔ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان سب سے زیادہ کامیاب سب سے افضل و اعلیٰ اور بلند مرتبہ رسول ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تعصب اور عناد کی پٹی کو آنکھوں سے اتار کر سچے دل کھلی آنکھوں اور منصفانہ دماغ سے غور و فکر اور تحقیق کی جائے۔ پس میری پھر آپ سے مؤدبانہ درخواست یہی ہے کہ آپ وقت نکال کر ضرور اس مقدس کتاب قرآن مجید کا بغور اور سچے دل سے مطالعہ فرمائیں۔ اس کے مطالعہ سے انشاء اللہ آپ ایک نئے بے مثال آسمانی گلستان اور ایک نئی روحانی دنیا میں اپنے آپ کو محسوس کریں گے۔

بلجیئم کے شاہ لیوپولڈ III ایک زندہ گواہ

اس سلسلہ میں آپ کی دلچسپی اور اطلاع کے لئے عرض خدمت ہے کہ خود ہماری جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اور خلیفہ حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ مذہب اسلام کے ایک سچا مذہب ہونے کے زندہ نشان ہیں جو کہ انسان کو ایک حیّ و قیّوم و قادر اور رحیم و کریم محبوب ترین اور عالم الغیب اور اپنی مخلوق سے ہمکلام ہونے والے خدا سے ملاتا ہے۔ یعنی ایسے خدا سے جو ہمیشہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا انہیں جواب سے نوازتا اور انہیں اپنے مخفی سے مخفی رازوں خبروں اور آئندہ ہونے والے واقعات سے قبل از وقت مطلع فرماتا ہے۔

عالی جاہ! آپ کو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ خود آپ کے شاہی خاندان میں آپ کے والد ماجد سابق شاہ بلجیئم لیوپولڈ ہمارے اس دعوے کی صداقت کی ایک زندہ شہادت ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران مئی ۱۹۴۰ء میں جبکہ براعظم یورپ میں بھی خوب لڑائی جاری ہو چکی تھی۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کشف میں دکھایا گیا کہ ایک بادشاہ ان کے سامنے سے گزرتا ہے۔ اور ساتھ ہی غیب سے یہ آواز آتی ہے

"ABDICATED"

یعنی معزول ہو گیا معزول کیا گیا یا تخت سے دستبردار ہو گیا۔ اور اسی وقت اس کشف کی آپ کو یہ تفہیم ہوئی کہ موجودہ جنگ میں ملوث ممالک میں عنقریب کوئی بادشاہ

معزول کیا جائے گا یا تخت سے دست بردار ہو گا۔ چنانچہ آپ نے یہ کشف نہ صرف پبلک میں بیان فرمایا بلکہ قبل از وقت شائع بھی ہو گیا۔ عالی جاہ! اس کے ایک دو روز بعد ہی یہ کشف آپ کے اپنے والد ماجد سابق شاہ لیوپولڈ آف بلجیئم تھرڈ کے ذریعہ اپنی پوری تفصیل کے ساتھ لفظ بلفظ پورا ہوا۔ آپ کو معلوم ہے کہ انھیں دنوں جرمن نازیوں نے آپ کے والد ماجد کو پہلے تخت سے معزول کیا اور پھر بطور جنگی قیدی انھیں جرمنی لے جا کر قید میں رکھا اس کے بعد جب لڑائی نے پلٹا کھایا اور بلجیئم دوبارہ آزاد ہو گیا تو ملکی عوام کی اکثریت کے اصرار پر آپ کے والد کو مجبوراً دوبارہ بذات خود اپنے تخت سے دست برداری کا اعلان کرنا پڑا اور انھوں نے آپ کو تخت کا وارث بنانے کی سفارش فرمائی۔ جس کی بناء پر باوجود کم عمری کے آپ کو بلجیئم کے تخت کا وارث اور بادشاہ بنا دیا گیا۔

اے بادشاہ! کیا مذکورہ بالا کشف اور اس کے عین مطابق آپ کے والد صاحب کے ساتھ پیش آنے والے واقعات اس امر کا بین ثبوت نہیں ہیں کہ اسلام کے سچے پیروؤں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی متبعین کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اب بھی عجیب در عجیب نشان اور آئندہ کے راز اور خبریں دنیا پر ظاہر کرتا ہے اور اپنے محبوبوں اور نیک لوگوں سے ہمکلام ہوتا ہے کیا کسی دوسرے مذہب میں بھی خدا تعالیٰ سے تعلق اور ہمکلامی کی ایسی مثالیں مل سکتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔

شاہ لیوپولڈ پر اتمامِ حجت

خاکسار اس میمورنڈم کی ایک نقل آپ کے والد ماجد سابق شاہ لیوپولڈ تھرڈ کی خدمت عالیہ میں بھی ارسال کر رہا ہے تاکہ یہ عظیم اور واضح کشف ایک مرتبہ پھر ان کے ذہن میں آ جائے اور انھیں معلوم ہو جائے کہ یہ سب واقعات ۱۹۴۰ء میں ان کے ساتھ لڑائی کے دوران پیش آئے تھے۔ ان کے وقوع سے قبل اللہ تعالیٰ نے ایک محبوب بندے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مخلص غلام پر بذریعہ کشف بتفصیل ظاہر فرما دیا تھا۔ اور تاکہ انھیں بھی اس امر کا احساس ہو جائے کہ اسلام ہی ایک ایسا سچا اور کامل مذہب ہے کہ جس کے ذریعہ انسان کا اللہ تعالیٰ سے براہ راست اور غیر معمولی تعلق ہو سکتا ہے اور اس کی خوشنودی اور رضا حاصل ہو سکتی ہے دوسرے کسی مذہب میں اب یہ سکت باقی نہیں رہی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اب اسلام کے ذریعہ دیگر سب مذاہب کو منسوخ اور غیر ضروری قرار دے دیا ہے کیونکہ جب بڑی اور اچھی یا اکمل چیز مل جائے تو چھوٹی اور عام کی ضرورت نہیں رہتی۔

عالی جاہ! آپ کے والد محترم سے متعلقہ مذکورہ بالا کشف ہی نہیں بلکہ اس قسم کی اور اس سے بھی کہیں بڑھ کر زیادہ واضح مثالیں کشوف و رؤیا اور الہامات اور ربانی پیشگوئیوں کی اس امر کے ثبوت میں پیش کی جا سکتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آج بھی اپنے نیک و پاک اور محبوب بندوں سے ایسے ہی ہمکلام ہوتا ہے اور آئندہ کے حالات سے قبل از وقت باخبر کرتا ہے اور ان سے براہ راست تعلق محبت رکھتا ہے جیسے کہ وہ گزشتہ زمانہ کے روحانی رہنماؤں اور اپنے پیارے اور مطیع بندوں سے رکھتا تھا۔

پس اے بادشاہ! اگر آپ سچے دل سے مذہب اسلام قبول فرما لیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنا وحدہٗ لاشریک اور احد خالق و مالک تسلیم کر کے اس کے حقیقی عبد بننے کی کوشش فرمائیں اور سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی رہنمائی اور قیادت کو قبول فرما لیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے بھی اپنے ویسے ہی حقیقی دوستوں اور نیک بندوں والا سلوک کرے گا جن کا ذکر بائیبل میں آتا ہے اور آپ پھر نہ صرف اس کی خاص ربوبیت اور حفاظت تلے ہوں گے بلکہ ہمیشہ کے لئے خدائی بادشاہت اور ابدی نعمتوں اور برکات کے وارث ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بدقسمت انسان

عالی جاہ! مجھے یقین ہے کہ آپ مجھ سے متفق ہوں گے کہ ایک انسان خواہ وہ کتنا ہی بڑا انسان ہو اگر اللہ تعالیٰ پر اسے کامل ایمان نہیں ہے اور وہ اس کی حقیقی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے اس دنیا میں کوشش نہیں کرتا اور اپنی یہ محدود دنیوی زندگی صرف دنیوی لذات اور دلچسپیوں اور دنیوی پروگراموں اور یہاں کے عارضی عیش و عشرت میں گزار کر اس جہان سے چل بستا ہے تو ایسا انسان یقیناً بڑا ہی بدقسمت انسان ہے اور سخت گھاٹے میں ہے اور وہ یقیناً حیات اخروی کی ابدی نعمتوں اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضا سے محروم رکھا جائے گا اور آسمانی بادشاہت کے سب دروازے اس کے لئے بند کر دیئے جائیں گے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک مجرم کی حیثیت سے پیش کیا جائے گا اور اپنے سب دنیوی کردار کا جوابدہ ہو گا۔

اے بادشاہ سلامت! اگر یہ مذکورہ بالا امر صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے تو ان دریں حالات اگر ہم سب کچھ جان بوجھ کر بھی ہم صرف اپنی دنیوی اور جسمانی زندگی کا ہی خیال رکھیں اور اسی زمین کی لذات و شہوات کا شکار رہیں اور روحانی زندگی اور خدائی احکام اور اس کے بھیجے ہوئے پیغام رسالت اور سچائیوں کو پس پشت ڈالتے جائیں اور عدیم الفرصتی یا مذہب سے دلچسپی نہ ہونے کا عذر کر کے خدا اور مذہب یعنی روحانی غذا کو اپنے سے ایک طرف پھینکتے رہیں تو ہمارا یہ رویہ اور طرز عمل کس قدر خطرناک اور ہمارے لئے کتنا نقصان دہ ہو گا ایسی صورت میں یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی اور اپنی ہلاکت اور بربادی کا موجب ہوں گے۔

مذہب سے غفلت کا انجام

عالی جاہ! اگر یہ صحیح ہے کہ موت ہماری زندگی کا خاتمہ نہیں ہے اور یقیناً صحیح ہے تو پھر ہم خدا اور سچے مذہب اور کامل راہنما کی تلاش اور ان پر ایمان لانے کی ذمہ داری سے کبھی گریز نہیں کر سکتے۔ اور پھر مذہب سے بھاگنا یا غفلت کرنی ہمارے لئے ویسے ہی ہو گی جیسے کہ ایک کبوتر بلی کو اپنی طرف آتے یا حملہ کے لئے اپنے سر پر کھڑے دیکھتے ہی اپنی آنکھیں بند کر لیتا اور یہی خیال کر لیتا ہے کہ وہ بلی کے حملے سے محفوظ ہو گیا ہے حالانکہ اس کی ہلاکت یقینی ہوتی ہے۔

عالی جاہ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ اس وقت دنیا میں کئی مذاہب موجود ہیں اور ہر مذہب والے یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ صرف ان کا مذہب ہی سچا ہے۔ مگر چونکہ ان سب مذاہب اور ان کی تعالیم و عقائد ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں حتیٰ کہ بنیادی طور پر بھی موجودہ مذاہب میں اتفاق نظر نہیں آتا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ دنیا کے سارے موجودہ مذاہب اپنی موجودہ صورت میں کبھی سچے نہیں ہو سکتے اور ان میں سے ایک سچے کامل عالمگیر اور قابلِ عمل مذہب کی تلاش کرنی ہو گی۔ پس میں اس طرح آپ کو آپ ہی کی بہتری کے لئے سچے مذہب اور زندہ خدا کی تلاش کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور اپنی طرف سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر آپ اسلام کا صحیح رنگ میں غیر جانبدارانہ مطالعہ فرمائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ پر حق واضح ہو جائے گا اور آپ اس مذہب کو دیگر سب مذاہب سے افضل و اعلیٰ اور سچا پائیں گے۔

بائیبل کے روح حق آ چکے ہیں

جہاں تک بائیبل کا تعلق ہے بائیبل میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام نے اپنے بعد ایک اور بہت بڑے اور عالمگیر نبی کی آمد کی پیشگوئیاں فرمائی ہیں مثلاً یوحنا ۱۶-۷ میں حضرت مسیحؑ ایک مددگار اور ”سچائی کی روح“ یا ”روح حق“ کی آمد کی بشارت دیتے ہیں جنے آپ کے اس دنیا سے جانے کے بعد آنا تھا اور آ کر ساری دنیا کو سچائی کی راہ پہ چلانا اور آئندہ کی خبریں دینی تھیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کا حقیقی اور سچا درجہ دنیا پر ظاہر کرنا تھا اور جو گندے الزامات حضرت مسیحؑ کے مخالف یہودیوں کی طرف سے ان پر اور ان کی والدہ پر لگائے جاتے تھے ان سے انہیں بری اور پاک کرنا تھا۔

اب اگر صرف اس ایک پیشگوئی کو ہی غور انصاف سے دیکھا جائے تو واضح ہو جاتا ہے [illegible]

ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

بعض دوستوں کی طرف سے نگران بورڈ میں یہ تجویز بھجوائی گئی تھی کہ موسم گرما کی تعطیلات میں دو ماہ کے لئے تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں جاری کی جائے تا جماعت میں قرآنی علوم کا بکثرت رواج ہو اور قرآنی علوم کی تشنگی محسوس کرنے والی روحوں کی تسکین کا بندوبست ہو اس کے ساتھ ساتھ حدیث کی تعلیم اور لیکچروں کا بھی سلسلہ جاری کیا جائے۔ نظارت اصلاح و ارشاد کو اس کلاس کے متعلق مناسب کارروائی کرنے کے لئے نگران بورڈ کی طرف سے یہ تجویز بھجوائی گئی ہے۔

فی الحال دو ماہ کے لئے اس کلاس کا جاری کرنا مشکل ہے کیونکہ بزرگانِ سلسلہ اور علماء کرام کی دیگر مصروفیتیں اس قسم کی ہیں کہ اتنا وقت دینا مشکل ہو گا۔ تاہم یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال یکم جولائی سے ۳۱۔ جولائی تک تعلیم القرآن کلاس ایک ماہ کے لئے جاری کی جائے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب فاضل یا گریجویٹ ہوں اس سے کم تعلیم والے بھی شامل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہوں تا قرآن کریم کی تعلیمات میں خاص واقفیت حاصل کر کے اپنی اپنی جگہوں پر واپس جا کر درس قرآن کریم دینے کی ان میں اہلیت پیدا ہو جائے۔

سلسلہ کے بزرگ اور جید علماء کی خدمت میں درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ اس کلاس میں شامل ہونے والوں میں ایک ماہ تک قرآن کریم کے دس پاروں اور حدیث شریف کا درس دیں اور ضروری نوٹس لکھوائیں۔ امید ہے کہ اس کلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب اور بعض دیگر علماء پڑھانے میں حصہ لیں گے۔ انشاء اللہ۔

جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر اپنے نام پتہ۔ تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل اپنی درخواست جماعت کے امیر کی معرفت بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات کئے جا سکیں اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جا سکیں سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ اور سینئر کلاسز کے طلباء کو خصوصی طور پر رخصتوں میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت بانیٔ اسلام سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر چسپاں ہی نہیں ہوتی اور آپ ہی اس عظیم پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہیں جو کہ حضرت مسیحؑ سے تقریباً ۶۰۰ سال بعد دنیا کی تمام قوموں کی طرف بھیجے گئے اور آپ نے تشریف لاکر نہ صرف اپنا روحِ حق ہونا ثابت فرمایا۔ اور سچائی کی ابدی راہ دنیا کو دکھائی۔ اور بے شمار آئندہ کی خبریں اور بشارتیں دنیا کو دیں بلکہ حضرت مسیحؑ کو بھی اپنی تمام الزامات اور ناقابل قبول باتوں سے پاک اور بری کر دکھایا جو کہ یہودی ان پر لگاتے تھے یا عیسائی ان کی طرف منسوب کرتے تھے۔

آخر میں عرض ہے کہ جیسا کہ عالیجاہ بادشاہ سلامت کو خود علم ہے یہ دنیا چند روزہ ہے اور نہ معلوم ہم میں سے کون کب تک زندہ رہیگا۔ آخر ایک دن ہر ایک کو مرنا اور خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے۔ اسکے دربار میں کسی بادشاہ کی بادشاہی یا امیر کی امارت کام نہیں آسکتی۔ بلکہ صرف سچا ایمان اور اعمال ہی کام آئیں گے اسکے نزدیک امیر و غریب چھوٹے بڑے حاکم و رعایا سب برابر ہیں۔ اس لئے آنجناب بھی اپنے ملک کے بادشاہ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حیاتِ ابدی کے اسی طرح محتاج ہیں جس طرح کہ دوسرے عام لوگ ہیں اور آپکے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی راہوں پر چلنا ایسے ہی لابدی ہے جیسا کہ دوسرے کے لئے ہے اس دنیا کی بادشاہتیں خواہ کتنی بڑی اور خواہ کتنی ہی طاقتور ہوں۔ ہمیشہ عارضی ہی ہوتی ہیں اور ان کی شان و شوکت اور رعب و دبدبہ بھی محض وقتی ہوتا ہے ابدی خوشی اور آسائشوں کی زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف اُسی انسان کو عطا کی جاتی ہے جو اسے خوش کرنے اور اس کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ سچائی بلاحیل و حجت قبول فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان و کرم سے آپ کو اس دنیا کے تاجوں میں سے ایک نہایت ہی شاندار تاج عطا فرمایا ہوا ہے اور لاکھوں کروڑوں انسانوں کو آپ کی رعایا بنا کر آپ کو اپنی قوم کی سرداری عطا کر رکھی ہے۔ پس آپ سے امید کی جاتی ہے کہ آپ سچائی کو بلاحیل و حجت قبول کر کے اور اسلام کو اپنا مذہب تسلیم کر کے۔ خدا تعالیٰ کی رضا اور مزید ابدی نعمتوں اور اس کی خوشنودی کا باعث بنیں گے اور اپنی رعایا کے لئے سچائی کے بلاحیل و حجت قبول کرنے کی ایک نیک مثال اور نمونہ قائم فرمائیں گے۔ کسی قوم کا بادشاہ ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم نعمت اور احسان ہے مگر یہ دنیوی بادشاہتیں اور سرداریاں بعض دفعہ انسان کو خدا سے دور کر دیتیں اور گمراہی کی طرف بھی لے جاتی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیحؑ ابن مریم نے تمثیلی طور پر انجیل میں کہیں فرمایا ہے کہ ایسا امیر یا دولتمند جو خدا کی راہوں پر نہیں چلتا اور محض دنیا کی محبت میں اس قدر منہمک (بقیہ صفحہ پر)

”گذارشِ احوالِ واقعی“ کی حقیقت

مکرم مولوی عبد الکریم خانصاحب۔ پشاور

”اخوت“ لاہور۔ چند روز ہوئے مجھے ایک مقامی پادری صاحب نے اخبار کا پرچہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۴ء کا دیا۔ جس میں لاہور کے ایک پادری صاحب نے میرے مراسلہ مندرجہ اخبار شہباز یکم اپریل (مطبوعہ الفضل مورخہ ۲۲ جون ۶۴ء) کے جواب میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ افسوس ہے کہ پادری صاحب نے ایک تو بلاوجہ نہایت ہی گندی اور دلآزار مثالی دی ہے۔ دوم مجھ پر سراسر یہ غلط الزام لگایا ہے۔ کہ میں نے خدا کے کلام کو اپنی مطلب برآری کے لئے کانٹ چھانٹ کر استعمال کیا ہے۔ مگر مثال کوئی پیش نہیں کی۔ بہرحال میں ہر دو امور کو نظر انداز کرتے ہوئے اصل مبحث کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔ امید ہے کہ پادری صاحب غور فرما کر کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے کوشش کریں گے۔

(۱) ازروئے قرآن مجید (۵/۱۴) عرصہ دراز سے یہود و نصاریٰ بائیبل کے متعلق عمل جراحی کر کے خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کرتے چلے آرہے ہیں جس کا اظہار آئے دن کسی نہ کسی رنگ میں ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ کتاب یرمیاہ ۸/۸ و ۲۳/۳۶ ، ۳۵ سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے۔ پس کسی مسلمان کے نزدیک بائیبل کے الحاقی اور محرف بیانات کو تسلیم کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک حق و باطل کا معیار صرف قرآن مجید ہے۔

(۲) دنیا میں صرف قرآن مجید ہی وہ پہلی کتاب ہے جس نے یہ سنہری اصول پیش کیا کہ جس کتاب میں متخالف اور متناقض بیانات پائے جاتے ہوں۔ وہ کتاب خدا کا کلام نہیں کہلا سکتی۔ چنانچہ پادری صاحب نے بھی اپنے مضمون میں اس اصول کو تسلیم کیا ہے۔ (در صہ۸ کالم ۱) چونکہ بائیبل میں انتہائی طور پر اختلافات پائے جاتے ہیں۔ جن میں تطبیق دینا ایک امر محال ہے اسلئے موجودہ بائیبل ہرگز خدا کا یقینی کلام کہلانے کی مستحق نہیں۔

(۳) انجیل لوقا باب اوّل کی ابتدائی آیات سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ موجودہ اناجیل سُنی سنائی روایات کا مجموعہ ہیں نہ کہ وحی و الہام کی بناء پر مرتب شدہ صحائف آسمانی۔ اس امر سے کوئی عقلمند عیسائی انکار نہیں کر سکتا۔

(۴) مگر توریت و زبور اور عبرانیوں کا خط عیسائیوں کے نزدیک کتب الہامیہ اور الٰہی نوشتہ ہیں (صہ۹ کالم ۱)

(۵) الغرض مذکورہ بالا نکات کی رُو سے بائیبل کی کوئی ایسی بات جو قرآن مجید کے نصوص کے خلاف ہو کسی مسلمان کے لئے نہ تو حجتِ شرعی ہے اور نہ ہی عقلی دلیل۔ مگر عیسائیوں پر اس کا ہر لفظ حجت ہے۔ کیونکہ وہ بائیبل کو خدا کا یقینی اور قطعی کلام خیال کرتے ہیں۔ دیکھو مقدمہ کتب مقدسہ کا دیباچہ صہ۲ تا صہ۵)

(۶) پادری صاحب نے مجھ پر سراسر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ مگر خود پادری صاحب نے توریت و زبور اور عبرانیوں کے مقابلہ میں ”پیالہ“ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے محض اپنی من گھڑت منطق استعمال کی ہے۔ ابلیس نے تو مسیح کو آزمانے کی خاطر خدا کا ادھورا کلام پیش کیا تھا۔ مگر پادری صاحب نے خدا کے (مزعومہ) کلام سے ایک حرف تک پیش نہیں کیا۔ پس پادری صاحب بتائیں کہ ”دنیا کے سرور“ بڑھکر کس ”تلبیس“ سے کام لیا؟

(۷) علاوہ ازیں پادری صاحب کی جھوٹی منطق کی تائید نہ تو ان کے مزعومہ خدائی کلام سے ہوتی ہے، بلکہ تجربہ اور مشاہدہ بھی اس کی تکذیب کرتا ہے۔ وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ صلیب پر لٹکائے گئے تھے ان میں تو اسقدر قوت برداشت تھی کہ ان کے ہوش و حواس آخر وقت تک قائم رہے۔ حالانکہ نہ انہوں نے کوئی دعا کی تھی اور نہ ہی وہ اس قدر روئے اور چلائے تھے۔ بلکہ وہ مسیح کا (بسبب جزع فزع کرنے کے) مذاق اڑاتے رہے۔ افسوس ہے کہ بزعم مسیح خدا کا بیٹا (نہیں خدا) ہو کر صلیب پر اپنے ہوش و حواس کے قیام کے لئے اس قدر روتا دھوتا رہا۔

(۸) اسکے ماسوا اگر پادری صاحب کی من گھڑت منطق درست تسلیم کی جائے تو کفارہ کے نظریہ کی جڑ بیخ و بُن اکھڑ جاتی ہے۔ پادری صاحب نے اپنے پیشکردہ مفہوم فلاسفی یہ بیان کی ہے۔ کہ ”خداوند مسیح نے کل دنیا کا کفارہ دینا تھا۔ اسلئے لازمی اور لابدی امر تھا کہ جان دینے کے وقت تک مسیح ہوش میں ہوں۔ اگر جان دینے سے پہلے خداوند یسوع مسیح بیہوش ہو جاتے تو ان کی موت کفارہ کی موت نہ کہلا سکتی۔“ (در صہ۸ کالم ۲)

پادری صاحب کو بات تو بڑی دور کی سوجھی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ اس سے عیسائیت کے آخری سہارے کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ پادری صاحب کی منطق کا منشاء یہ ہے کہ ضروری تھا کہ مسیح صلیب پر اپنی جان کی قربانی گناہگاروں کے بدلے میں برضا و رغبت بقائمی ہوش حواس کے دیتا۔ مگر مسیح نے تو خدا کے حضور رو رو اور چلا کر گلہ اور شکایت کی اسلئے تو بہتر تھا کہ مسیح بیہوشی کی حالت میں ہی صلیب پر جان دے دیتا۔ اور خدا باپ اس کی دعا قبول نہ کرتا۔ تاکہ کفارہ پرستوں کے فرضی کفارہ پر کچھ تو پردہ پڑا رہتا۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

(۹) میرا دعوےٰ بیانگ دہل ثابت ہے۔ یہ قطعی اور یقینی امر ہے کہ یہودیوں نے مسیح کو بذریعہ صلیب ہلاک کرنے کی کوشش صرف اسلئے کی تھی تاکہ وہ مسیح کو مطابق استثنا ۱۸/۱۸ و ۲۱/۲۳ کے جھوٹا نبی اور ملعون ثابت کر کے مسیح کے پیروؤں پر یہ طنز کر سکیں۔ کہ جس شخص پر تم ایمان لائے ہو (معاذ اللہ) وہ جھوٹا اور ملعون تھا۔ پولوس نے بھی اپنے فرضی کفارہ کا نظریہ کتاب استثنا سے ہی ثابت کیا ہے۔ (گلتیوں ۳/۱۳)

الغرض میرا دعویٰ بائیبل سے ثابت ہے۔ یہ پادری صاحب کی نادانی ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ میرا دعویٰ انجیل سے ثابت نہیں۔

(۱۰) یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ موجودہ اناجیل واقعہ صلیب کے کافی عرصہ کے بعد لکھی گئی ہیں اگر اس امر سے پادری صاحب کو انکار ہے تو کیا وہ تردید کرنے کی جرأت کریں گے؟

(۱۱) میں اگر توریت اور زبور کو سمجھ نہیں سکا تو پادری صاحب مجھے سمجھا دیں۔ قرآن حکیم ہرگز انجیل ”جلیل“ کے بیانات سے بھرا ہوا نہیں۔ کیا قرآن مجید نے تثلیث کی تائید کی ہے؟ یا مسیح کے کفارہ کی کی؟ کیا ماقتلوہ وماصلبوہ قرآن مجید کی آیت نہیں؟

(۱۲) پولوس کا قول محض زبور اور عبرانیوں کے خط اور اناجیل کے بیانات کی تطبیق کے لئے نقل کیا گیا تھا۔ اگر پادری صاحب کو پولوس کا قول پسند نہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟

(۱۳) پولوس نے عبرانیوں کے خط ۵/۸ میں لکھا ہے کہ مسیح اگرچہ خدا کا بیٹا تھا پھر اس نے ان دکھوں سے جو اس نے (صلیب۔ ناقل) پر اٹھائے فرمانبرداری سیکھی۔ اگر مسیح صلیب پر مرگیا تھا تو بتایا جائے اس نے کیا فرمانبرداری سیکھی؟ بہرحال مجھے اس سر دردی میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ میں بائیبل کے متخالف اور متناقض بیانات میں تطبیق دیتا پھروں۔

(۱۴) الغرض بائیبل ایک الحاقی اور محرف بیانات کا مجموعہ ہے۔ اس کے بیانات میں انتہائی تناقض پایا جاتا ہے۔ زبور اور عبرانیوں کے خط سے ثابت ہے کہ اس کی دعا سے صلیب کی موت کا پیالہ ٹل گیا۔ اناجیل کے بیانات (جن میں لکھا ہے کہ مسیح مرگیا) بالکل سُنی سنائی باتوں پر مشتمل ہیں۔ (لوقا باب ۱ آیت ۱ تا ۴) چشم دید گواہ حواریوں میں سے ایک بھی نہیں کیونکہ وہ سب بھاگ گئے تھے۔ اسلئے قابل قبول نہیں ہیں۔ کفارہ کا عملی ثبوت کوئی نہیں۔ بفرضِ محال تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس سے موروثی گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (رومیوں ۳/۲۵) جو پھر گناہ کرتا ہے اس کا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ (۲ پطرس باب ۲/۲۰)

اگر پادری صاحب کے نزدیک کفارہ پر ایمان لاکر کوئی شخص نجات پا چکا ہے تو اس کا نام پیش کرے تاکہ وہ اپنا ایماندار ہونا ثابت کرے۔

کفارہ نہ عدل کے مطابق ہے کیونکہ ایک بے گناہ پر ساری دنیا کے گناہ لاد دینے کہاں کا عدل ہے۔ اور نہ کفارہ عقل کے مطابق ہے۔ ڈاکٹر بجائے مریض کا علاج کرنے کے اپنا ہی سر پھوڑے تو یہ انتہائی حماقت ہے۔

پس بہتر ہے کہ پادری صاحب عقل و فکر سے کام لیں۔ اور ایمان صحیح کے مطابق عمل صالح بجا لائیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل جذب کرنے کا صحیح ذریعہ ہے۔

خلافت ثانیہ پر پچاس سال گذرنے کی خوشی میں جماعت احمدیہ کمپالہ (مشرقی افریقہ) کا کامیاب جلسہ

مورخہ ۲۸ مارچ کو جماعت احمدیہ کمپالہ نے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ الودود کی پچاس سالہ کامیاب و بامراد خلافت کی یاد میں یوم خلافت کی تقریب منعقد کی جس میں بعض غیراز جماعت دوستوں اور غیر مسلموں کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس موقع پر ایک امریکن اور ایک سکھ نے بھی حضرت اقدس اور جماعت کے متعلق تعریفی رنگ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا اور بتایا کہ واقعی اس زمانہ میں شدت سے اس بات کی ضرورت تھی کہ دنیا میں روحانیت پھیلائی جائے۔ اس کام کو جماعت احمدیہ احسن رنگ میں انجام دے رہی ہے۔ اس مبارک موقعہ پر احمدی طلباء کے تقریری مقابلے بھی ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی ۵ بجے شام سے شروع ہو کر رات کے ۸ بجے تک جاری رہی۔ تمام احباب نے نہایت دلچسپی سے تمام پروگرام میں حصہ لیا۔

چوہدری چراغدین صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور بعد میں عزیز عفت بٹ نے کلام محمود سے نظم "قرآن مجھ کو دے دے" پڑھ کر سنائی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ایثار بٹ صاحب نے نہایت پُرجوش انداز اور عمدہ پیرائے میں اپنا مقالہ بعنوان "WHAT IS AHMADIYYAT" پڑھ کر جملہ حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعدۂ لطیف احمد صاحب بھٹی نے اردو میں خلافت کی اہمیت پر اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔

بھٹی صاحب کے بعد ایک امریکن نوجوان مسٹر میک ٹوش نے جو احمدیت سے دلچسپی رکھتے ہیں اور ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ زمانہ سائینسی ترقی کا ہے اور دنیا مادیات کی رَو میں بہے جارہی ہے۔ لوگ خدا کو بھول چکے ہیں اور ہر دل بے چینی سے اس بات کا منتظر ہے۔ کہ اس زمانہ میں ضرور کوئی روحانی مصلح آنا چاہیئے جو تمام دنیا میں محبت و آشتی۔ نیکی و تقویٰ پھیلا کر ایک ہاتھ پر جمع کرے۔ تا دنیا امن و راحت کی زندگی حاصل کر سکے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ اپنے محبوب امام کی رہنمائی میں اس مہم کو سر کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ یہ جماعت دنیا کی روحانی رہنمائی کے لئے صف اوّل میں شمار کی جائے گی۔

بعد ازاں عزیز اظہر احمد ابن چوہدری چراغدین صاحب نے نظم "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" کا انگریزی منظوم ترجمہ اور احمدی احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد ایک مخلص افریقن احمدی نوجوان نے جنہوں نے اپنے دلی شوق سے اردو زبان بھی سیکھ لی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد اخبار الفضل سے پڑھ کر سنایا اور لوگنڈی زبان میں اس کا ترجمہ بھی کیا۔ اس میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا ہے کہ خلافت دائمی ہے اور یہ قیامت تک چلتی چلی جائے گی۔ اور جماعت کو خلافت کی برکات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ آپ کی تقریر بہت پسند کی گئی اور حاضرین نے انہیں مبارکباد دی۔

اس کے بعد مسٹر لئیق احمد صاحب بٹ نے جو کہ نیروبی سے آئے ہوئے تھے۔ درثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مسٹر رفیق احمد صاحب بھٹی نے "موجودہ خلیفہ ہی مصلح موعود ہے" پر اپنا مقالہ پڑھا آپ مقررین میں سب سے چھوٹی عمر کے تھے۔

بعدۂ ایک شریف سکھ دوست سردار کشن سنگھ صاحب نے جو ایک کمرشل کالج کے پرنسپل ہیں انگریزی میں تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ زندگی پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ ہوشیار پور میں حضرت مرزا صاحب نے چِلّہ کیا اور ان دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحب کو نہایت اولوالعزم اور نہایت خوبیوں والا لڑکا دیا جو کہ اب جماعت کا امام ہے اور اس کی قیادت میں جماعت اکناف عالم میں ترقی کر رہی ہے۔ آپ نے اس شاندار ترقی پر جماعت کو مبارکباد دی۔ آپ نے کہا کہ مجھے اس لئے بھی خوشی ہے کہ مَیں ہوشیار پور کا رہنے والا ہوں۔ اور اس جگہ پر حضرت مرزا صاحب کو خدا تعالےٰ نے ایک روشن اور زندہ نشان عطا فرمایا۔ محترم سردار صاحب موصوف جماعت کے بہت مداح ہیں اور ان کی وجہ سے کئی بار تبلیغ میں سہولت پیدا ہوئی ہے۔

مکرم سردار صاحب کی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر لعل الدین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت ہی ہماری کامیابی اور کامرانی کی جڑ ہے۔ اس سے وابستگی کے بغیر ہم کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ آپ کے بعد مکرم چوہدری چراغدین صاحب نے جماعت احمدیہ میں خلافت اُولیٰ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے الحاج حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کے مفصل حالات بیان کئے اور بتایا کہ کس احسن طریق سے آپ نے خلافت کی مخالفت کرنے والے لوگوں کی اصلاح کی اور ان کی شرارتوں کو ابھرنے نہ دیا۔ چوہدری صاحب کے بعد محترم شعبان کرونڈے صاحب نے لوگنڈی زبان میں تقریر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین کی خلافت کی برکات بیان کیں اور حضور ربّہ نور کی درازیٔ عمر کے لئے جماعت سے دعا کی اپیل کی۔

بالآخر خاکسار نے انگریزی میں تقریر کی اور بتایا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو خلافت پر متمکن ہوئے تھے۔ آج آپ کی کامیاب قیادت پر ۵۰ سال پورے ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہم جس قدر بھی خوش ہوں کم ہے۔ ہمیں اس بات سے بھی خوشی ہے کہ آپ کے وجود سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت نعمت اللہ ولی کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خدا تعالےٰ سے خبر پا کر آپ کی خوبیوں اور کاموں کے متعلق مفصّل پیشگوئی فرمائی تھی جو کہ آج ہم حرف بحرف پوری ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے ہر رنگ میں جماعت کی راہنمائی فرمائی اور ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ آپ کے وجود سے دنیا میں روحانی انقلاب پیدا ہوا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ برحق اور موعود خلیفہ ہیں۔ آج یورپ امریکہ اور روس اپنی مادی ترقی پر نازاں ہیں۔ لیکن دنیا میں حقیقی خوشی اور امن اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔

تقریری مقابلہ میں عزیز محمد مٹومبا۔ اوّل۔ عزیز ایثار بٹ دوم اور عزیز رفیق احمد بھٹی سوم قرار پائے۔ جلسہ ختم ہونے سے پہلے ان میں ۲۰/- شلنگ ۱۰/- اور ۷/۵۰ کے انعامات علی الترتیب تقسیم کئے گئے۔ ہمارا یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب و باثر رہا۔ اور سب حاضرین نے پوری دلچسپی سے آخر تک تمام کارروائی کو سُنا۔ دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ حاضرین کی تواضع کی گئی۔

اس خوشی کے موقعہ پر بچوں میں مٹھائی مسز ڈاکٹر ایل۔ ڈی احمد نے تقسیم کی۔ بالآخر دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے اور ہماری حقیر سی کوششوں میں اللہ تعالےٰ برکت دے۔ اور احمدیت اور اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اوپر تا قیامت لہراتا رہے۔ آمین

(پروفیسر حکیم محمد ابراہیم مبلغ کمپالہ۔ یوگنڈا)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

بہت سی مجالس نے ابھی تک ماہ جون کا چندہ نہیں بھجوایا۔ حالانکہ چندہ بھجوانے کی آخری تاریخ جو ۲۰ جون تھی گزر چکی ہے۔ تمام ایسی مجالس کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ماہ جون کا چندہ فوراً مرکز کو بھجوا دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ احباب

مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۳ء بوقت سوا گیارہ بجے بروز جمعہ ہمارے امی جی (محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ مرحومہ زوجہ محترم بابو عبد اللطیف صاحب مرحوم) گنگارام ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جنازہ اسی روز رات کے تقریباً دس بجے ربوہ پہنچا دوسرے دن بعد نماز ظہر محترم مولانا شمس صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے جسدِ خاکی کو دو بجے بعد دوپہر بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

اس موقعہ پر بہت سے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کی طرف سے ہمدردی کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ بلکہ بیرون پاکستان سے بھی بعض احباب کی طرف سے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ پھر بعض احباب اور عزیزوں نے خود گھر پر آکر بھی اظہار ہمدردی کیا ہے۔ ہم اپنے غم اور اس صدمہ کی شدت کی وجہ سے اب تک اس قابل نہ ہو سکے کہ ان تمام عزیزوں اور احباب کا شکریہ ادا کر سکتے۔ اس لئے میں بذریعہ "الفضل" اُن تمام عزیزوں، رشتہ داروں اور احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اپنے تمام جملہ متعلقین کی طرف سے اور درخواست کرتا ہوں کہ احباب امّی جی محترمہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمادیں اور ہمیں بھی ان دعاؤں میں یاد رکھیں تا اللہ تعالےٰ ہم پر اپنا فضل فرمائے۔ اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر ہمیشہ چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ احباب کو فرداً فرداً جواب دینے کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔

(خاکسار۔ عطاء الرحمٰن قریشی ۱۷ کینال پارک گلبرگ کالونی۔ لاہور)

درخواستِ دُعا

مکرمہ بیگم صاحبہ میر فضل الدین صاحب مبلغ پانچ روپے برائے مساجد ممالک بیرون ارسال کرتے ہوئے اپنے بھائی میر مسعود احمد صاحب کیلئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا میر صاحب موصوف کا [illegible] ہوا تھا اس کی کچھ تکلیف ابھی باقی ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ([illegible] المال اوّل)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● ۲۵ اپریل۔ برطانیہ کے اخبارات کی اطلاعات کے مطابق کاٹنگا کے صدر مسٹر شومبے نے کاٹنگا واپس جانے کا پروگرام بنایا ہے "گارڈین" کی اطلاع کے مطابق پرتگال انھیں فوجی امداد فراہم کرے گا اور پرتگال کی حکومت کی امداد سے وہ کاٹنگا میں پھر آزاد حکومت قائم کریں گے اس مقصد کے لئے فوج تیار کرلی گئی ہے اور اسے پرتگال کی فوجی چھاؤنیوں میں تربیت دی جارہی ہے

گارڈین کی اطلاع کے مطابق سابق صدر شومبے نے منصوبہ بنایا ہے کہ وہ ۳۰ رجون کے بعد البرٹ ویل روانہ ہوں گے ان دنوں میں وہ میڈرڈ میں مقیم ہیں اور کاٹنگا واپس جانے کی تیاریوں میں مشغول ہیں کانگو سے اقوام متحدہ کی فوج کا انخلا ۳۰ رجون کو مکمل ہو جائے گا اور اس کے فوراً بعد مسٹر شومبے البرٹ ویل پہنچ جائیں گے مسٹر شومبے کاٹنگا کی آزاد حکومت کے صدر تھے البرٹ ویل ان کا ہیڈ کوارٹر تھا انھیں اقوام متحدہ کی فوج کی امداد سے کانگو کی حکومت نے معزول کر دیا تھا اور کاٹنگا میں باغیانہ سرگرمیاں جاری ہیں جنھیں دبانے کے لئے کانگو کی مسلح افواج کے سربراہ جنرل موبوتو کاٹنگا آئے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود باغیوں نے البرٹ ویل پر قبضہ کر لیا اور یہاں سے یورپی باشندوں کو نکال دیا گیا ہے۔

● نئی دہلی ۲۵ رجولائی۔ بھارت کی مرکزی کابینہ کے وزیر تندرستی دوئم سردار سورن سنگھ نے کہا ہے کہ وہ مشرقی پنجاب کا وزارتی بحران ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے کیونکہ مشرقی پنجاب کانگرس مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئی ہے اور پارٹی کے ارکان دھڑے بندیوں میں مصروف ہیں سردار سورن سنگھ چنڈی گڑھ سے نئی دہلی پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے سردار سورن سنگھ کو کانگرس پارٹی کی طرف سے مشرقی پنجاب کا بحران دور کرنے بھیجا تھا، وزارتی پنجاب کا بحران ختم کرنے کے لئے کانگرس کے صدر کامراج اور وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری اور مرکزی کابینہ کے دوسرے ارکان کوششوں میں مصروف ہیں لیکن انھیں ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی ہے ابھی تک بحران دور ہونے کی کوئی صورت سامنے نہیں آئی۔

● لندن ۲۵ رجون۔ برطانیہ کے وزیراعظم سر ایلک ڈگلس ہیوم نے رائے ظاہر کی ہے کہ عنقریب چین ایٹمی طاقت بن جائے گا وہ برطانوی دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دے رہے تھے انھوں نے کہا کہ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ چین کب تک ایٹمی طاقت بن جائے گا۔

● واشنگٹن ۲۵ رجون۔ امریکہ کے صدر جانسن نے بتایا کہ امریکہ اور روس سمندری پانی کو صاف کرنے کے لئے ایٹمی قوت کے استعمال میں تعاون کے امکانات کا جائزہ لیں گے انھوں نے بتایا کہ اس کے علاوہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلیمی اور ثقافتی امور میں تعاون پر بھی غور کیا جائے گا۔

● لندن ۲۵ رجون۔ برطانیہ کے سکولوں۔ کالجوں۔ یونیورسٹیوں۔ اور کارخانوں کے تقریباً ... لڑکے اور لڑکیاں ستمبر کے مہینے میں برطانیہ سے قریباً ایک سال کے لئے روانہ ہوں گے اور دنیا کے تقریباً ۵۰ ترقی پذیر ملکوں میں رضا کارانہ خدمات انجام دیں گے اس بات کا اعلان کل رضا کاروں کی انجمن کے سیکرٹری مسز مارگریٹ سٹیفن نے کیا جنہوں نے کہا کہ ان میں سے ۳۳ رضا کار پاکستان آئیں گے۔

رضا کاروں میں فارغ التحصیل ہونے والے زیر تربیت نوجوان گریجویٹ اور ماہر ٹیکنیشن ہوں گے جو جنوب مشرقی ایشیا میں مختلف منصوبوں پر کام کریں گے ان میں سے بیشتر رضا کاروں کی جگہ کام کریں گے جو اپنا ایک سال مکمل کرنے کے بعد اگست میں برطانیہ واپس جا رہے ہیں۔

● واشنگٹن ۲۵ رجون۔ امریکہ کے صدر جانسن نے جنوبی ویٹ نام میں امریکی سفیر ہنری کیبٹ لاج کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے اور ان کی جگہ امریکہ کے جائنٹ چیفس آف سٹاف کے چیئرمین جنرل ٹیلر کو جنوبی ویٹ نام میں سفیر مقرر کر دیا ہے۔

● جنیوا ۲۵ رجون۔ روس کے نائب وزیر اعظم زورین نے امریکہ پر الزام عاید کیا ہے کہ اس نے میزائلوں کی تیاری کی رفتار تیز کر دی ہے جس سے تخفیف اسلحہ کا منصوبہ بے معنے ہو گیا ہے مسٹر زورین نے تخفیف اسلحہ کی سترہ رکنی کانفرنس میں بتایا کہ امریکہ کے وزیر دفاع نے جو اعداد و شمار جاری کئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اسلحہ کی تدریجی تخفیف کو عملی جامہ نہیں پہنائے گا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا بھی نماز سے کم نہیں، یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے،

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو در حقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں کل ثواب کا موقع مل سکے گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا"۔

(افسر امانت تحریک جدید)

مجھے مسجد کو چندہ دینے میں بے حد خوشی ہوتی ہے

مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ جوہر آباد کراچی سے مساجد ممالک بیرون کے لئے چندہ بھجواتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:۔

"مجھے مسجد کو چندہ دینے میں اس حد تک خوشی ہوتی ہے جس کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی"

اللہ تعالےٰ آنمکرمہ کے اخلاص میں برکت نازل فرمائے ان کی امی جان عرصہ پانچ سال سے بیمار ہیں اور آنمکرمہ اندرون کے چھوٹے بھائی نے بی ایس سی اور ایف ایس سی کے امتحان میں شمولیت اختیار کی ہے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی امی جان کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور انھیں مع ان کے بھائی کو شاندار کامیابی۔

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

خاکسار آج کل کاروباری پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ علاوہ ازیں صحت کی کمزوری اور بچوں کے مختلف عوارض کے سبب سے تشویش لاحق ہے

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کل پریشانیوں سے نجات دے

شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مرید کے (شیخوپورہ)

”امریکہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں پھوٹ ڈال رہا ہے“

قومی اسمبلی میں دفاع کے پارلیمانی سیکرٹری کا اعلان

راولپنڈی ۲۶ جون۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے دفاع مسٹر محمد قاسم ملک نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان نفاق پیدا کر رہا ہے انھوں نے کہا کہ امریکیوں نے مشرقی پاکستان کو قومی زندگی کے ہر شعبہ میں خود کفیل بنانے کی جو پیش کش کی تھی وہ خطرناک محرکات اور مکروہ عزائم پر مبنی تھی۔

ملک صاحب نے واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ مادر وطن پاکستان کا دفاع ایک مقدس فریضہ ہے۔ ہماری مسلح افواج بہت طاقتور ہیں اور یہ کسی بھی ملک کی جانب سے مسلح حملہ کا منہ توڑ جواب دے سکتی ہیں۔

مسٹر قاسم ملک کل قومی اسمبلی میں وزارت دفاع کے مطالبہ زر پر حزب مخالف کے نو ممبروں کی تحریک تخفیف پر بحث ختم کر رہے تھے اس تحریک میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ مشرقی پاکستان کو دفاع کے معاملہ میں خود کفیل بنایا جائے اس تحریک پر جب رائے شماری ہوئی تو اس کے حق میں ۲۳ اور مخالفت میں پچاس ووٹ آئے

پارلیمانی سیکرٹری برائے دفاع نے کہا امریکہ نے خود ہی تجویز پیش کی تھی کہ ڈھاکہ کا ہوائی اڈہ امریکی امداد سے تعمیر کیا جائے اس نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ یہاں تک کہہ دیا تھا کہ امریکیوں نے مشرقی پاکستان کو ہر لحاظ سے خود کفیل بنانے کی جو تجویز پیش کی تھی وہ خطرناک ارادوں اور مکروہ عزائم پر مبنی تھی۔ امریکی پاکستان کے دونوں صوبوں کے درمیان نفاق پیدا کرنا چاہتے ہیں اس نوعیت کی کوششیں وہ پہلے بھی کرتے رہے ہیں مسٹر قاسم نے اس امر کی تصدیق کی کہ ایرپورٹ کی تعمیر اور اسے بہتر بنانے میں اس لئے تاخیر ہوئی کہ امریکیوں نے امداد کا وعدہ کرنے کے بعد امداد دینے سے انکار کر دیا ہے اس انکار کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان نے عوامی جمہوریہ چین سے ہوائی رابطہ قائم کر لیا ہے

دفاع کے پارلیمانی سیکرٹری نے مزید کہا کہ بھارت کی بے پایاں فوجی امداد پر ہم نے تشویش کا اظہار کیا تھا مگر ہمارے دوستوں نے اسے درخور اعتنا نہ سمجھا۔ وہ چاہتے ہیں کہ چین کے معاملہ میں وہ جو دباؤ ڈال رہے ہیں ہم اس کے سامنے جھک جائیں مسٹر قاسم ملک نے کہا ”کیا کہنے ایسے دوستوں کے!“ انھوں نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جب روس نے کیوبا کو چند میزائل دیئے تھے تو پورے امریکہ میں ہیجان برپا ہو گیا تھا۔ لیکن جب ہم نے بھارت کے لئے زبردست امریکی فوجی امداد کے خلاف احتجاج کیا تو اسے نظرانداز کر دیا گیا۔

۲۵ لاکھ روپے کی مزید امداد کا فیصلہ نہیں کیا گیا

حیدرآباد ۲۶ جون۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ حیدرآباد ڈویژن میں طوفان اور بارش سے تباہی کا جائزہ لینے والی کمیٹی نے اپنی کانفرنس میں طوفان زدگان کی امداد کے لئے نئے بجٹ میں پچیس لاکھ روپے مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے ملک امیر محمد خان نے کہا کہ کانفرنس میں اس نوعیت کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ کمشنر حیدرآباد ڈویژن مسٹر ابو نصر نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ انھوں نے صوبائی حکومت سے امدادی کاموں کے لئے ۲۵ لاکھ روپے کی امداد کی درخواست کی تھی جو اب تک منظور نہیں ہوئی۔

چالنا کی بندرگاہ پر ۲۵ کروڑ روپے خرچ ہوں گے

راولپنڈی ۲۶ جون وزیر مواصلات مسٹر عبدالصبور خان نے کل قومی اسمبلی میں بتایا کہ حکومت مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان بحری جہازوں کے کرایہ میں کمی کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں چالنا کی بندرگاہ کی تعمیر کے لئے ۲۵ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس ضمن میں مشیروں نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ انھوں نے مواصلات کے مطالبات زر پر تخفیف کی تحریکوں پر بحث ختم کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان میں دریائے روپسا اور دریائے بوڑھی گنگا پر پل بنانے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے جاپان نے قرضہ دے دی ہے۔

ڈھاکہ میں پی آئی اے کے طیارہ کو حادثہ

تمام مسافر بال بال بچ گئے

کراچی ۲۶ جون پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کا ایک فوکر فرینڈشپ طیارہ کل ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر اترتے ہوئے اچانک جھکڑ کی لپیٹ میں آجانے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ گیا تاہم مسافر اور عملہ کے ارکان کو کوئی چوٹ نہیں آئی۔ یہ طیارہ چٹاگانگ ڈھاکہ کی معمول کی پرواز پر تھا پی آئی اے کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ طیارہ انتہائی تند آندھی میں پھنس گیا تھا پائلٹ نے بڑی حاضر دماغی کا ثبوت دیا لیکن وہ طیارے کو جس طرح فوری طور پر اتارنے پر مجبور ہوا اس سے طیارہ کو خاصا نقصان پہنچا۔

دعائے مغفرت

میری لڑکی امۃ الرؤف معمولی سی علالت کے بعد مورخہ ۲۵-۶-۶۴ ساڑھے تین بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے

(خلیل احمد کارکن لنگر خانہ۔ ربوہ)

ہند چینی میں امریکہ کی فوجی سرگرمیاں تیز ہو گئیں

چین صورت حال کا خاموش تماشائی نہیں رہے گا: چن ژی

ٹوکیو ۲۶ جون — عوامی جمہوریہ چین کے نائب وزیر اعظم مسٹر چن ژی نے گزشتہ روز امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ امریکی جہاز جنوبی ویت نام میں مسلسل بمباری کر رہے ہیں اور اس علاقہ میں تازہ فوجی سرگرمیوں کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ہند چینی کے علاقوں میں سنگین صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔

مسٹر چن ژی ایک سفارتی دعوت کے موقع پر خطاب کر رہے تھے۔ دعوت کا اہتمام پیکنگ میں مالی سفیر نے کیا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ہند چینی کے علاقوں میں گزشتہ چند دنوں میں حالات بد سے بد تر ہو گئے ہیں اور باوجود شدید احتجاج کے امریکہ کی تخریبی سرگرمیاں اس علاقے میں جاری ہیں۔ انہوں نے امریکہ کو متنبہ کیا کہ اگر یہ صورت حال جاری رہی تو چین خاموش تماشائی نہیں رہے گا اور چین کو مداخلت کرنا پڑیگا۔

دریں اثنا نیو چائنا نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ لاؤس میں امریکی طیاروں نے پھر سے حملہ کر دیا ہے۔ اطلاع کے مطابق کل تین امریکی طیاروں نے جارس کے میدان میں پیتھٹ لاؤ کے مرکز پر بمباری کی۔ تاہم بمباری کے نقصان کی تفصیل نہیں معلوم ہو سکی ہے

اندرا گاندھی یوگوسلاویہ جائیں گی

بلغراد ۲۶ جون معلوم ہوا ہے کہ بھارت کی مرکزی وزیر اطلاعات ونشریات مسز اندرا گاندھی نے یوگوسلاویہ کے صدر ٹیٹو کی دعوت قبول کر لی ہے جس میں انہوں نے مسز اندرا گاندھی سے یوگوسلاویہ آنے کی درخواست کی ہے تاہم ان کے دورے کی تاریخ کا اعلان ابھی تک نہیں کیا گیا۔

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

کا واقعہ تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیا نمونہ دکھایا ہے۔ اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعم نے اس کو بزدل نہیں بنایا۔ اس نے جان دینا گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔ عبداللطیف کہنے کو مارا گیا یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔“

(ایضاً صہ ۲۵۵)

ان حوالوں سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ آج ایک احمدی کو کیا کرنا ہے۔ اس کو یہی کرنا ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے۔ جس طرح حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیفؓ نے پیش کیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ صاحبزادہ صاحب نے جو نمونہ پیش کیا یہ ایک مثال سہی تاہم فی الحقیقت ہزاروں احمدیوں نے یہ نمونہ پیش کیا ہے۔ اور کون احمدی ہے جو خود یہ نمونہ پیش کرنے کے لئے تیار نہیں؟

بلجیم کے بادشاہ کو تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ ۵)

رہتا ہے کہ گویا دولت اور مرتبہ ہی اس کا خدا ہے۔ ایسے شخص کا ابدی جنت اور آسمانی بادشاہت میں داخل ہونا اتنا ہی غیر ممکن ہے جتنا کہ ایک اونٹ کا ایک سوئی کے ناکے سے گزر سکنا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عالی جاہ کو صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ اور آپ کی رفیقۂ حیات ملکہ محترمہ اور آپ کے ملک کے لوگوں کے دلوں کو اسلام کے نور کو جذب کرنے کے لئے کھول دے اور حق آپ پر ظاہر ہو جائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خاکسار آپ کا سچا خیرخواہ
الحاج محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج
جماعت احمدیہ سنگاپور۔

کونسل جنرل آف بلجیم کی طرف سے جواب

مسٹر الحاج محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج
جماعت احمدیہ اونن روڈ سنگاپور

جناب عالی

آپ کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ آپ کا خوش آمدید پیغام اور قرآن کریم اور دیگر کتب ہز میجسٹی دی کنگ آف بلجیم کی خدمت میں ان کی سنگاپور آمد پر آپ کی طرف سے پیش کر دیئے گئے تھے۔ ہز میجسٹی نے انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا اور مجھے مزید ہدایت فرمائی کہ ان کی طرف سے آپ کے ایڈریس آف ویلکم اور اس میں ظاہر کئے ہوئے جذبات اور پیغام اور قرآن کریم کے تحفہ کا بہت بہت شکریہ ادا کروں اور آپ کو یقین دلاؤں کہ وہ قرآن کریم کا ضرور دلچسپی سے مطالعہ فرمائیں گے۔

آپ کا خیرخواہ
(دستخط) جے ایڈریاسن (ADRIAENSSEN)
کونسل جنرل آف بلجیم۔